احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 25 جنوری 2003ء 21 ذیقعد 1423 ہجری-25 صلح 1382ہش جلد53-88 نمبر 22

علم میرا ہتھیار ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

العِلْمُ سِلَاحِی

علم میرا ہتھیار ہے۔

(الشفاء- قاضی عیاض جلد اول ص 86)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو- اور اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کیا جائے گا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے- مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے- اور کیا ہی سعادت مند وہ شخص ہے جو اس نور میں سے کچھ پاوے- جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ پھل اپنے وقت پر آتے ہیں ایسا ہی نور بھی اپنے وقت پر ہی اترتا ہے- اور قبل اس کے جو وہ خود اترے کوئی اس کو اتار نہیں سکتا- اور جبکہ وہ اترے تو کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا- مگر ضرور ہے کہ جھگڑے ہوں- اور اختلاف ہو مگر آخر سچائی کی فتح ہے- کیونکہ یہ امر انسان سے نہیں ہے اور نہ کسی آدم زاد کے ہاتھوں سے بلکہ اس خدا کی طرف سے ہے جو موسموں کو بدلاتا اور وقتوں کو پھیرتا اور دن سے رات اور رات سے دن نکالتا ہے- وہ تاریکی بھی پیدا کرتا ہے- مگر چاہتا روشنی کو ہے- وہ شرک کو بھی پھیلنے دیتا ہے مگر پیار اس کا توحید سے ہی ہے- اور نہیں چاہتا کہ اس کا جلال دوسرے کو دیا جائے- جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے اس وقت تک کہ نابود ہو جائے خدا کا قانون قدرت یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے- جتنے نبی اس نے بھیجے سب اسی لئے آئے تھے کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کر کے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں اور ان کی خدمت یہی تھی کہ لا الہ الا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے- سو ان سب میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا- جس نے پہلے باطل الٰہوں کی کمزوری ثابت کی اور علم اور طاقت کے رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا- اور جب سب کچھ ثابت کر چکا تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لئے یادگار یہ چھوڑی (کلمہ طیبہ) اس نے صرف بے ثبوت دعوے کے طور پر لا الہ الا اللہ نہیں کہا بلکہ اس نے پہلے ثبوت دے کر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی کہ دیکھو اس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کر دیں- سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کے لئے ہمیشہ کے لئے یہ مبارک کلمہ سکھلایا-

(مسیح ہندوستان میں- روحانی خزائن جلد 15ص 64)

پر اثر کلام

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (مسیح موعود) کافر ہے۔ اور اس کے ذریعہ (۔) سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا، وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا۔ اور سیدھا بہشت کو جائے گا۔ بہت جوش کے ساتھ اس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحب کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش نہ تھی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحب دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے۔ اور چند آدمی جن میں کچھ مریدین تھے، اور کچھ غیر مریدین اردگرد بیٹھے ہوئے حضور کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا۔ اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحب نے اسکی طرف کچھ توجہ نہیں کی۔ اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس تقریر کا کچھ اثر اس کے دل پر ہوا۔ اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آ گیا۔ اور مزید تقریر کو سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا۔ اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب نے اس سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا بند کیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے۔ اور میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں۔ اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا۔ کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں۔ اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے۔ سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے۔ اور میں زیادہ

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1961ء ②

18 ستمبر حضرت مسیح موعود کے رفیق اور داماد حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی وفات۔

ستمبر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔

8 اکتوبر کیرالہ (بھارت) میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد۔

20 تا 22 اکتوبر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا 20واں سالانہ اجتماع۔ 151 مجالس کے 1469 خدام کی شرکت (بمقام احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

27 تا 30 اکتوبر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا 5واں سالانہ اجتماع

23 تا 27 اکتوبر انصار اللہ مرکزیہ کا 7واں سالانہ اجتماع۔ 171 مجالس کے 835 ممبران، 430 نمائندگان اور 1600 زائرین کی شرکت۔

اکتوبر یوگنڈا میں لجنہ اماء اللہ کا قیام۔

اکتوبر ڈنمارک مشن کو جرمنی سے الگ کر کے مستقل مشن کی حیثیت دے دی گئی اور پورے سکنڈے نیویا مشن کے انچارج کمال یوسف صاحب مقرر کئے گئے۔

اکتوبر غانا میں ''احمدیہ نیوز'' نامی سائیکلوسٹائل مستقل ماہانہ پرچہ کا اجراء۔

3 دسمبر جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔

8 تا 10 دسمبر سیرالیون کا 13واں جلسہ سالانہ

16 تا 18 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ کل حاضری 1700 تھی۔

26 دسمبر حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا انتقال۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں افراد نے آپ کا جنازہ پڑھا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ مردانہ جلسہ گاہ میں حضور کی افتتاحی اور اختتامی تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ جلسہ مستورات میں حضور کی تقریر 60ء کی ریکارڈنگ سنائی گئی۔ کل حاضری 85 ہزار تھی۔

28,29 دسمبر نائیجیریا کا 13واں جلسہ سالانہ

31 دسمبر صدر امریکہ جنرل آئزن ہاور کو دہلی میں احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

متفرق

- گیمبیا میں احمدیہ مشن کا قیام
- ڈینش زبان میں ترجمہ قرآن کے حصہ اول کی اشاعت
- کیکمہ اور لوگین زبانوں میں تراجم قرآن کی تکمیل
- ماریشس مشن سے پندرہ روزہ The Message کا اجراء
- شاہ حبشہ، صدر لائبیریا، صدر صومالیہ کو ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا گیا
- تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ریاضی (آنرز) کیمیا (آنرز) اور شماریات کی کلاسوں کا اجراء ہوا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 240)

یورپ کے ظلمتکدوں میں روشنی کے مینار

ایک مستشرق جان ڈیون پورٹ (John Davenport) کے ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ اردو 1870ء میں جناب عنایت الرحمن خاں کے قلم سے ''موید الاسلام'' کے نام سے شائع ہوا۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد جلد 3 ص 568 پر بھی اس کتاب کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے سرمہ چشم آریہ طبع اول صفحہ 145-146 مطبوعہ 1886ء میں رسالہ ''موید الاسلام'' صفحہ 94 تا 98 کے حوالہ سے جان پورٹ کا درج ذیل اقتباس سپرد قرطاس فرمایا ہے:

'' دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلباء عیسائی' فارسی اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو مدارس اسلام سے لا کر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ **تمام قسم کے علم یعنی طب و طبعیات و فلسفہ و ریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے ہیں** یہ سب اصل میں اہل عرب مسلمانوں کے فلسفی مدارس سے سیکھے گئے تھے خصوصا ہسپانیہ کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہیں اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی ہی جلدی حاصل ہوئی جیسے ان ملکوں پر فتحیں حاصل ہوتی تھیں۔ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا۔ اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فنیر اور مراکو اور گوردووا اور گرینڈا اور ردین شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت نے بہت جلد رواج پایا۔ حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی۔ نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم و فضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے روشنی علم و عقل میں لایا۔ اگر آٹھواں خلیفہ عبدالرحمن ہسپانیہ میں مدرسے اور مکتب خانے جاری نہ کرتا تو ہمیں بے شک اہل عرب کے علم و فضل سے مطلق فائدہ نہ ہوتا کیونکہ بغداد اور بخارا اور مصر کے مدارس بہت مشہور تھے مگر وہ اس قدر دور تھے کہ طلباء یورپ کو واں جانے میں بہت دقت پڑتی تھی۔ مذہب اسلام اپنی ترقی کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ اپنی ابتدائی حالت میں ہی اور مذہبوں کی نسبت علم کی طرف بہت مائل تھا۔ **آں حضرت نے خود فرمایا ہے کہ جس آدمی میں علم نہ ہو وہ قالب بے روح ہے۔**''

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 145-146)

قرآن شریف میں تکرار کا حقیقی فلسفہ

حضرت اقدس نے کتاب اللہ کے مضامین میں اعادہ و تکرار کے حقیقی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

'' یہ تو احمقوں کی خشک منطق ہے جو کہتے ہیں کہ بار بار تکرار سے بلاغت جاتی رہتی ہے وہ کہتے رہیں۔ قرآن شریف کی غرض تو ایک بیمار کا اچھا کرنا ہے وہ تو ضرور ایک مریض کو بار بار دوا دے گا۔ اگر یہ قاعدہ صحیح نہیں تو پھر ایسے معترض جب ان کے ہاں بیمار ہو جاوے تو اسے بار بار دوا کیوں دیتے ہیں اور آپ کیوں دن رات کے تکرار میں اپنی غذا' لباس وغیرہ امور کا تکرار کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں نے کسی اخبار میں پڑھا تھا کہ **ایک انگریز نے محض اس وجہ سے خودکشی کر لی کہ بار بار وہی دن رات غذا مقرر ہے اور میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔**''

(الحکم 17 نومبر 1905ء صفحہ 9)

باخدا انسان کی سات پشت تک خدا کی رحمت و برکت کا ہاتھ

فرمایا

'' حضرت داؤد زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا جوان ہوا جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا یہ بالکل سچ اور راست ہے۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو **اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا ہے** اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے''

(الحکم 31 مارچ 1903ء صفحہ 5)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سفر جہلم، شہزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی، منارة المسیح کی بنیاد، تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح اور متعدد کتب کی تصنیف و اشاعت

1903ء - حضرت مسیح موعود کی ماموریت کا 22 واں سال

اس سال کے اہم واقعات، جماعتی ترقیات اور تائیدات الٰہیہ کا مختصر تذکرہ

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

قسط اول

یکم جنوری 1903ء عظیم الشان

پیشگوئی کی صورت میں ہدیہ عید

فجر کی نماز کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود نے تشریف لاتے ہی رویا سنائی اور فرمایا کہ ان کو آج ہی شائع کردیا جائے چنانچہ اسی روز یہ اشتہار شائع کردیا گیا۔

''اول ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے۔ اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ:۔ خدا جو رحمان ہے تری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے (۔) صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری 1903ء و یکم شوال 1320ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔

نوٹ:۔ چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں۔ سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 626)

عید الفطر کا حال

یکم جنوری حضرت مسیح موعود نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے بیت اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔

اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورة فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا۔

فرمایا کہ

کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے۔

تا عود صحت

فرمایا کہ

صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 627)

4 جنوری 1903ء - سفر جہلم کے سلسلہ میں فرمایا

میری طبیعت ہمیشہ شور اور غوغا سے جو کثرت ہجوم کی باعث ہوتا ہے متنفر ہے.......... وہی وقت انسان کسی علمی فکر میں صرف کرے تو خوب ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری اشاعت کا طریق خوب رکھا ہے۔ کہ ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ نہ کوئی واعظ ہے نہ مولوی نہ لیکچرار جو لوگوں کو سناتا پھرے وہ خود ہی ہمارا کام کر رہا ہے بیعت کرنے والے خود آ رہے ہیں۔ بڑے امن کا طریق ہے۔

10 جنوری 1903ء - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مباحثہ مد میں کہا تھا کہ (حضرت) مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی سچی ثابت نہیں ہوئی اور اس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ

''ہم ان (مولوی ثناء اللہ صاحب) کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ تحقیق کے لئے قادیان آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں۔''

مولوی صاحب اس سلسلہ میں 10 جنوری 1903ء کو قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کے پاس ٹھہرنے کی بجائے سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالف آریوں کے مندر میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت اقدس کو ایک خط کے ذریعے مناظرہ کی دعوت دی۔

11 جنوری - حضور اقدس نے مولوی ثناء اللہ کے خط میں تحقیق حق کے لئے طریق تجویز فرمائے مگر انہوں نے گریز کیا اور واپس امرتسر چلے گئے اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود کی وہ پیشگوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے ہرگز میرے پاس نہیں آئیں گے۔ پوری ہوگئی۔

(حیات طیبہ۔ مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب ص 252)

14 جنوری 1903ء - فجر کے وقت فرمایا

''میں کتاب تو ختم کر چکا ہوں رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری کی تھی مگر کام جلدی ہی ہو گیا اس لئے سو رہا اس کا نام ''مواہب الرحمٰن'' رکھا ہے۔

قادیان سے لاہور

15 جنوری 1903ء - مولوی کرم دین بھیں کے دائر کردہ مقدمہ کی تاریخ 17 جنوری مقرر تھی اس لئے حضرت مسیح موعود 15 جنوری کو قادیان سے روانہ ہوئے اور امرتسر سے بذریعہ گاڑی لاہور پہنچے۔ لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے ایک نئے مکان میں قیام فرمایا رات یہاں گزاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا (۔) ''میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دوں گا'' یہاں تقریباً چالیس افراد بیعت میں داخل ہوئے۔

سفر جہلم

16 جنوری - حضرت مسیح موعود بذریعہ ریل گاڑی جہلم کی طرف روانہ ہوئے لاہور سے جہلم تک راستہ کے تمام سٹیشنوں یعنی لاہور گوجرانوالہ، وزیرآباد، گجرات، لالہ موسیٰ اور جہلم پر مشتاقان زیارت کا ہر جگہ ہجوم تھا۔ ہر شخص آپ کے چہرہ مبارک پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ گاڑی دو بجے جہلم پہنچی۔ شائقین کی تڑپ دیکھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور دو ایک منٹ کے لئے گاڑی کے دروازہ میں کھڑے ہو کر اپنے منور چہرہ کی زیارت کرا دیں۔

چنانچہ حضور نے یہ درخواست قبول فرما لی اور زائرین حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ شہر جہلم کی یہ حالت تھی کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری کا علم پا کر لوگ سڑکوں، مکانوں کی چھتوں اور درختوں پر جمع تھے اس روز حضرت اقدس میں اس قدر جذب مقناطیسی تھا اور چہرہ پر اس قدر نور برس رہا تھا کہ جس شخص کی نظر پڑتی تھی وہ الگ ہونے کا نام نہ لیتا تھا جہلم میں حضور جب قیامگاہ پر پہنچے تو زیارت کرنے والوں کا زبردست ہجوم تھا چنانچہ مشتاقان دیدار کی آرزو پوری کرنے کے لئے حضور تھوڑی دیر کے لئے کوٹھے پر تشریف لے گئے اور کرسی پر رونق افروز ہوگئے۔

جہلم میں مصروفیات

17 جنوری - عدالت میں پیشی تھی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بھی اس سفر میں حضور کے ہمراہ تھے۔ عدالت میں ہزارہا لوگ جمع ہو گئے جب مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو حضرت اقدس کو دیکھتے ہی لالہ سنسار چند مجسٹریٹ درجہ اول تعظیماً کھڑا ہو گیا۔

کچہری سے واپسی پر سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے بیعت کی لوگوں نے بہت ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے تحفے پیش کئے جہلم میں دس ہزار سے زائد افراد نے آپ سے ملاقات کی اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔ اس طرح حضور کا الہام ''میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دوں گا'' بڑی شان سے پورا ہوا۔

18 جنوری - سورج طلوع ہوتے ہی حضور سے درخواست کی گئی کہ لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہوا جو کئی گھنٹے تک جاری رہا ابھی بیعت کرنے والوں کی کثیر تعداد باقی تھی کہ عرض کیا گیا کہ مستورات بھی بیعت کے لئے جمع ہیں۔ چنانچہ حضور اندر تشریف لے گئے اور بیعت لی بعد ازاں پھر مردوں کی بیعت ہونے لگی۔ کچھ وقت بعد پھر درخواست پہنچی کہ چند مستورات آئی ہیں اور بیعت کرنا چاہتی ہیں چنانچہ حضرت اقدس دوبارہ زنان خانہ

تشریف لے گئے-

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص268)

☆جہلم سے حضور واپس لاہور پہنچے-

غیر احمدی اخبار پنجہ فولاد نے لکھا

"جہلم سے واپسی پر مرزا غلام احمد قادیانی وزیر آباد پہنچے باوجودیکہ نہ انہوں نے شہر میں آنا تھا اور نہ آنے کی کوئی اطلاع تھی اور صرف سٹیشن پر چند منٹوں کا قیام تھا- پھر بھی ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر خلقت کا وہ ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اگر سٹیشن ماسٹر صاحب جو نہایت خلیق اور ملنسار ہیں خاص طور پر اپنے حسن انتظام سے کام نہ لیتے تو کوئی شبہ نہیں کہ اکثر آدمیوں کے کچل جانے اور یقیناً کئی ایک کے کٹ جانے کا اندیشہ تھا- مرزا صاحب کے دیکھنے کے لئے ہندو اور مسلمان یکساں شوق سے موجود تھے-

(حیات طیبہ ص256)

19 جنوری - ☆حضور لاہور سے بٹالہ پہنچے اور اپنے رفقاء سمیت بخیریت وارد قادیان ہوئے-

☆جہلم سے واپسی کے بعد عدالت نے حسب اعلان 19 جنوری 1903ء کو فیصلہ سناتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو مولوی کرم دین کے مقدمہ سے بری قرار دے دیا-

☆حضرت اقدس نے عشاء سے پیشتر یہ رویا سنائی کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور مرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں (-) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں- نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے مرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ (-) ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا (-) نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا رب میرے ساتھ ہے- وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا- (تذکرہ ص454)

23 جنوری - ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ ایک ہزار روپیہ مجھے بھیج کر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیں تو میں آپ کے مشن کی اشاعت کروں گا حضرت اقدس نے فرمایا ان کو لکھ دو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ایک ہی ہمارا وکیل ہے- جو عرصہ بائیس سال سے اشاعت کر رہا ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے (-) (کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں)

28 جنوری - ☆مولوی کرم دین کی طرف سے جہلم میں حضرت مسیح موعود پر دوسرا مقدمہ کر دیا گیا-

☆حضور کے ہاں صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کی ولادت ہوئی جس کے متعلق الہام ہوا تھا غاسق اللہ یعنی زندہ نہ رہے گی چنانچہ وہ 3 دسمبر 1903ء کو انتقال کر گئیں-

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل سے روانہ ہو کر غالباً 1902ء میں قادیان پہنچے تھے اور حضرت اقدس کو دیکھ کر آپ کے عشق و محبت میں بالکل محو ہو گئے کئی ماہ قادیان میں قیام فرمایا حضرت مسیح موعود کے سفر جہلم میں حضور کے ہمراہ تھے-

☆الہام ہوا: ساکرمک اکراما عجبا

ترجمہ: "میں نہایت شاندار طور پر تیرا اکرام کروں گا-" (تذکرہ ص457)

زار روس کے عصا کی بشارت

30 جنوری - حضور کو ایک رویا کے ذریعے زار روس کا عصا ملنے کی بشارت دی گئی-

حضور نے اس رویا کی تفصیل بایں الفاظ بیان فرمائی- "دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے جیسے انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں اور یہ حصہ اس کا لوہے کا ہے- اس سونٹے میں ایک یا دو نالی بندوق کی بھی ہیں- لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں کہ سونٹے میں مخفی ہیں اور جب چاہو تو اس سے کام بھی لے سکتے ہیں-"

"پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا"-

نافلہ کی بشارت

31 جنوری - عربی عبارت کا ترجمہ

"اللہ تعالیٰ کو حمد و ثناء ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا............ اور پانچواں لڑکا جو چار کے علاوہ ہے بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا- (تذکرہ 459)

اس کے متعلق حقیقۃ الوحی میں حضور نے تحریر فرمایا

قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے- جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا ہے-

15 فروری - فرمایا! جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے- اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں-

(ملفوظات جلد سوم ص100)

- فروری - فرمایا:- ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے-

(تذکرہ ص461)

18 فروری - فرمایا کہ کل 18 فروری کو یکا یک مرض کا دورہ ہو گیا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے اسی حالت میں ایک الہام ہوا جس کا صرف ایک حصہ یاد رہا چونکہ بہت تیزی سے ہوا تھا جیسے بجلی کوندتی ہے اس لئے باقی حصہ یاد نہ رہا وہ یہ ہے- و یبقیک (یعنی وہ تجھے دیر تک زندہ رکھے گا) (تذکرہ 463)

یکم مارچ - صبح کی سیر میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا

"آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہوا "حجة اللّٰه"

6 مارچ - یہ لیکھرام کے قتل کا دن تھا فرمایا

اصل میں ہمارے یہاں کے آریہ بھول گئے ان کو بھی چاہئے تھا کہ 6 مارچ کا دن جلسہ کے واسطے مقرر کرتے اور ان لوگوں کو تو خصوصیت سے اس دن کی تعظیم کرنی چاہئے کیونکہ لیکھرام اصل میں اس جگہ سے تبرکات لے گیا تھا-

بیت الدعا کی بنیاد

13 مارچ - حضرت مسیح موعود نے جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام بیت الدعا تجویز فرمایا حضور نے ایک دفعہ اپنے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق سے فرمایا "ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں- موت کا وقت معلوم نہیں خدا جانے کس وقت آ جائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے- ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے- رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے- اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا- اور خدا سے دعا کی کہ اس (-) البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا-"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص301)

منارۃ المسیح کی بنیاد

13 مارچ - اس روز منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ بھی رکھی گئی (13 ذوالحج 1320ھ) حضور کی دعا کردہ اینٹ حضرت فضل الٰہی صاحب نے بنیاد میں رکھی-

بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود کے حضور مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری- مرزا خدا بخش صاحب - شیخ مولا بخش صاحب - قاضی ضیاء الدین صاحب وغیرہ احباب نے عرض کی کہ حضور منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ حضور کے دست مبارک سے رکھی جاوے تو بہت ہی مناسب ہے- فرمایا کہ:-

ہمیں تو ابھی تک معلوم بھی نہیں کہ آج اس کی بنیاد رکھی جاوے گی- اب آپ اینٹ لے آئیں میں اس پر دعا کروں گا اور پھر جہاں میں کہوں وہاں آپ جا کر رکھ دیں- چنانچہ حکیم فضل الٰہی صاحب اینٹ لے آئے اعلیٰ حضرت نے اس کو ران مبارک پر رکھ لیا اور بڑی دیر تک آپ نے لمبی دعا کی معلوم نہیں آپ نے کیسی کیسی اور کس کس جوش سے دعائیں (دین) کی عظمت و جلال کے اظہار اور اس کی روشنی کے کل اقطاع و اقطار عالم میں پھیل جانے کی کی ہوں گی- وہ وقت قبولیت دعا کا معلوم ہوتا تھا- جمعہ کا مبارک دن اور حضرت مسیح موعود منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ رکھنے سے پہلے اس کے لئے دلی جوش کے ساتھ دعائیں مانگ رہے ہیں دعا کے بعد آپ نے اس اینٹ پر دم کیا اور حکیم فضل الٰہی صاحب کو دی کہ آپ اس کو منارۃ المسیح کے مغربی حصہ میں رکھ دیں- غرض اس عظیم الشان مینار کی بنیاد خدا کے برگزیدہ اور مسیح موعود کے ہاتھ سے 13 مارچ 1903ء کو رکھ دی گئی- (ملفوظات جلد سوم ص155)

5 راپریل - کثرت عوارض کی وجہ کے بارہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے لاپرواہ نہ ہو جاوے-

(ملفوظات جلد سوم ص217)

14 اپریل - فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحر ذخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کی طرف جا رہا ہے- پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے- (تذکرہ ص469)

27 راپریل - فرمایا کہ "انسان کو چاہئے جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود بلا کر جگہ دے گا اور اس کی عزت کرے گا-

مئی 1903ء - الہام "جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" (تذکرہ ص471)

فرمایا: مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ایک تو یہی جو بیان ہوا- اور ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اس میں ایک مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہے) میری طرف آ رہا ہے جب میرے پاس پہنچا تو اس نے یہ پڑھا- عشق الٰہی وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی- (تذکرہ ص471)

صداقت اور دینی سپرٹ

حکیم برہم صاحب ایڈیٹر مشرق گورکھپور نے لکھا کہ:-

"ہندوستان میں صداقت اور (دینی) سپرٹ صرف اس لئے باقی ہے کہ یہاں روحانی پیشواؤں کے تصرفات باطنی اپنا کام برابر کر رہے ہیں- اور کچھ عالم بھی اس شان کے ہیں جو عبدالرحیم نہیں ہیں اور سچ پوچھو تو اس وقت یہ کام جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے حلقہ بگوش اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمان انجام دیا کرتے تھے-"

(اخبار مشرق 24 جنوری 1929ء)

پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب

چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار کا ذکرِ خیر

والد محترم چوہدری ہدایت اللہ جون 1908ء میں پیدا ہوئے- آپ کے والد حضرت چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم نمبردار چک 35 جنوبی سرگودھا نے حضرت مسیح موعود کی 1904ء میں بیعت کی- ان کی وفات اور ان کے واقعہ بیعت کا ذکر و دیگر حالات الفضل 19 مارچ 1936ء الفضل 27 جون 1936ء اور ماہنامہ انصاراللہ فروری 1973ء میں شائع ہو چکے ہیں-

ابا جان مرحوم کو قرآن کریم سے انتہائی عشق تھا- آخر عمر تک نظر ٹھیک رہی اور ہمیشہ کثرت سے قرآن کریم پڑھتے رہے- تقسیم ملک سے قبل اکثر تعلیم القرآن کلاس قادیان میں شامل ہوا کرتے تھے- قرآن کریم کی تقریباً ساری دعائیں انہیں زبانی یاد تھیں- کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے دعا کرنے والے بزرگ تھے-

جوانی کے ایام میں آشوب چشم کے عارضہ کے علاج کے سلسلہ میں اکثر ڈاکٹر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ہاں پانی پت' سونی پت اور گوجرہ وغیرہ مقامات میں قیام کیا- آپ بیان کیا کرتے تھے کہ مجھے سونی پت میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ اور ان کی دوسری بہنوں کو ان کے بچپن کے ایام میں کھلانے اور گودی میں بٹھانے کا موقع ملتا رہا- اور حضرت میر صاحب مرحوم کے لیے علاج ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو عارضہ چشم سے شفا بخشی-

اخبار ''الفضل'' ہمارے دادا جان چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم نے ابتداء 1913ء سے ہی لگوایا ہوا تھا- ابا جان اس کا باقاعدہ مطالعہ فرمایا کرتے تھے- ہمارا وہ ''الفضل'' آج تک بند نہیں ہوا- اور دادا جان مرحوم کے بعد بھی مختلف ناموں پر جاری رہا- آجکل ہمارا نمبر خریداری 9 ہے اور دفتر ''الفضل'' کے اپنے ریکارڈ کے مطابق ہم اس کے سب سے قدیمی خریدار رہے ہیں-

آپ بفضلہ تعالیٰ چندوں اور مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے- آپ موصی تھے- دفتر وصیت کے ریکارڈ کے مطابق آپ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی سالانہ آمد کا بشرح حصہ آمد اولین فرصت میں ادا کر دیا کرتے تھے- ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ چک 35 جنوبی سرگودھا کے سیکرٹری مال و صدر رہے-

تحریک جدید دفتر اول کے پانچ ہزار مجاہدین کی فہرست میں ص 326 پر آپ کا نام درج ہے- نیز آپ نے ہمارے دادا جان' دادی جان' امی جان اور ہم چار بہن بھائیوں کو بھی نام بنام اپنی طرف سے ان کا چندہ ادا کر کے دفتر اول میں شامل کروایا- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک وقف جائیداد میں شمولیت پانے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی-

آپ کا سب سے پیارا مشغلہ و شوق دعوت الی اللہ تھا- جس کی ایک نمایاں جھلک مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے- ہوا یوں کہ غالباً 59-1958ء میں نماز عیدالفطر آپ نے ہمیں پڑھائی- بعد فراغت اپنے گاؤں چک نمبر 35 جنوبی کے جانب شرق وسیع میدان میں غیر از جماعت احباب کے پاس پہنچ گئے- وہ بھی جب نماز عید سے فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں چند منٹ ٹھہر جانے کی درخواست کی- چونکہ ہمارے گاؤں کے اکثر احباب شرفاء'معزز اور مذہبی رواداری کی خوبی سے متصف تھے- اس لئے وہ رک گئے ابا جان نے ان کے امام صاحب سے قرآن کریم لے لیا- اور سب اہل دیہہ سے یوں مخاطب ہوئے- ''آج میں آپ سے ایک آخری فیصلہ کرنے آیا ہوں- میرے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی یہ پاک کتاب قرآن مجید ہے- میں اسے سر پر رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام الزمان ہیں- اگر خدانخواستہ ان کا یہ دعویٰ سچا نہیں تو میں اسی قرآن مجید کو دوبارہ سر پر رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ ایک سال کے اندر اندر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے-''

سارے گاؤں کے لوگ یہ واشگاف اعلان سن کر انگشت بدنداں رہ گئے- لیکن آپ نے کہا: ''مجھے انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا- کیونکہ میں نے سچے امام کو مانا ہے-'' ابا جان مرحوم کا یہ اعلان گو یکطرفہ تھا- لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کی لاج رکھ لیتا ہے آپ کے اس یکطرفہ اعلان کی مثال حضرت مسیح موعود کے ان اشعار میں پائی جاتی ہے-

گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرہ اغیار را

(درثمین فارسی ص 178)

اسی موقع پر گاؤں والوں کے کہنے پر ان کی بیت الذکر کی تعمیر نو کیلئے آپ نے تحریک کی اور اپنی طرف سے بھی آپ نے کچھ رقم نقد پیش کی- چنانچہ آپ کے کہنے اور عملی نمونہ سے گاؤں والوں پر بہت ہی نیک اثر ہوا- اور اسی موقع پر اتنی رقم اکٹھی ہوگئی- کہ ان کی وہ بیت اس رقم سے اور کچھ مزید بعد میں ملنے والی رقوم سے بالآخر مکمل ہوگئی-

آپ کے قسم کھانے کے صرف چند ماہ بعد ہمارے دو قیمتی بیل ہمارے ڈیرہ پر سے چوری ہو گئے اور پھر مزید یہ کہ آندھی و بارش کے باعث سب کھوج وغیرہ بھی مٹ گئے- اور ان بیلوں کے ملنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی- گاؤں والوں نے شور ڈال دیا: ''نمبردار صاحب! آپ نے قسم کھائی تھی- اس لئے اس کی وجہ سے آپ کا یہ نقصان ہوا ہے-'' ابا جان نے کہا: ''ذرا صبر تو کرو- ابھی صرف دو تین ماہ گزرے ہیں- اور قسم کی مدت ایک سال ہے'' آپ نے تھانہ بھاگٹانوالہ میں بیلوں کے چوری ہو جانے کی رپورٹ درج کروا دی- اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ کوئی نیا شریف دیانتدار پولیس آفیسر آ گیا- اس نے چند مشہور پیشہ ور رسہ گیروں سے کچھ مویشی برآمد کروا لئے- جن میں ہمارے دو بیل بھی تھے- چنانچہ عدالتی کارروائی کے تحت پولیس کے ایک کارکن کے ہمراہ چور خود ہمارے بیل لاکر ہمارے ڈیرہ پر آ کر باندھ گیا-

ابا جان نے کہا ''اب بتاؤ کہاں گیا تمہارا اعتراض؟ تم سب جانتے ہو کہ ہمارے گاؤں سے کئی مویشی چرا لئے جاتے ہیں- تم کھوجی کو ساتھ لے کر بعض چوروں کے ڈیرہ تک بھی پہنچ جاتے ہو- لیکن چور اپنے جھوٹے وقار کی خاطر کبھی بھی اصل مویشی واپس نہیں کیا کرتے- لیکن ہمارے بیلوں کے تو کھوج کے نشان بھی مٹ چکے تھے- لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا- اور چور خود آ کر دونوں بیل واپس ہمارے ڈیرے پر باندھ گیا-''

اس پر وہ کہنے لگے کہ قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی- ابا جان نے کہا ''چلو اس بات کا بھی ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے- تم میں سے گاؤں کے فلاں فلاں نمازی زمیندار یہی قسم حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے خلاف سر پر قرآن کریم رکھ کر کھائیں- اگر تم میں سے ایک بھی قسم اٹھانے والا ایک سال تک زندہ رہا- تو مجھ سے اتنی رقم نقد لے لیں-'' لیکن کوئی ایسی قسم کھانے کی جرأت نہ کر سکا-

ابا جان کے قسم کھانے کا یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے مزید نشان یوں بنایا- کہ ہمارے گاؤں میں ابا جان سمیت کل 26 زمیندار ان کے ہم عمر تھے جو سب دو دو مربع اراضی کے مالک تھے- جو یکے بعد دیگرے سال بسال فوت ہونا شروع ہو گئے- حتیٰ کہ چند سال پیشتر تک 24 زمیندار فوت ہو گئے- اس دوران پچیسواں زمیندار چوہدری سید محمد وڑائچ صاحب (والد فدا حسین وڑائچ سابق افسر حفاظت) احمدی ہو چکے تھے بلکہ موصی تھے- وہ چند سال ہوئے ربوہ میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے- ان کے فوت ہونے کا نمبر 25واں تھا- جیسا کہ اوپر میں نے ذکر کیا ہے- اللہ تعالیٰ نے ابا جان کی قسم کی لاج رکھ لی- آپ کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے خارق عادت برکت ڈالی- اور آپ اپنے ہم عمر زمینداروں سے سب سے آخر پر 94 سال عمر پا کر مورخہ 5 دسمبر 2002ء کو فوت ہوئے-

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں خاک آسودہ ہوئے-

آپ کی یادگار ہمارے گاؤں کے وہ نو احمدی احباب ہیں جو آجکل وہاں مختلف جماعتی عہدیدار ہیں- حتیٰ کہ محترم چوہدری مختار احمد چیمہ حال مربی امریکہ بھی اپنے قیام چک 35 جنوبی کے دوران محترم ابا جان کے نیک نمونہ سے ہی متاثر ہو کر احمدیت میں دلچسپی لینے لگے- اور بالآخر سیالکوٹ جا کر احمدی ہو گئے-

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب بہن بھائیوں کو آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے- آمین

چند بڑے فضائی حادثے

سال	مقام	اموات
1953	پاکستان کراچی	11
1971	جاپان	162
1972	ماسکو	176
1973	نائیجیریا	176
1974	پیرس	346
1975	مراکش	188
1977	کینری آئرلینڈ	682
1978	بمبئی	213
1978	سری لنکا	183
1979	شکاگو ایئرپورٹ	275
1979	انٹارکٹیکا	257
1980	ریاض	301
1983	سوویت یونین	269
1985	آئرلینڈ	329
1985	جاپان	520
1988	اسکاٹ لینڈ	270
1991	تھائی لینڈ	223
1991	سعودی عرب	261
1994	جاپان	264
1996	زائر	350
1996	نیویارک	230
1996	بھارت	349
1997	انڈونیشیا	234
1998	پاکستان	50
1998	تائیوان	203

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں''۔

(رسالہ ''الوصیت'' طبع اول صفحہ 17-18 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319)

موسم سرما میں آنے والے مہمان پرندے

سائبیریا کے سرد علاقوں سے لاکھوں پرندے موسم سرما میں پاکستان آتے ہیں

سائبیریا کے سرد برفانی علاقوں سے لاکھوں پرندے نقل مکانی کر کے وسطی ایشیا کے راستے پاکستان کی آب گاہوں، دریا اور ساحل پر اتر آتے ہیں۔ پرندوں کی آمد کا سلسلہ ستمبر کے اوائل سے نومبر کے آخر تک جاری رہتا ہے جب کہ ان کی واپسی کا سفر فروری سے شروع ہو کر مارچ میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔ بعض اوقات موسموں کی تبدیلی ان کی آمدورفت کے اوقات کو بھی متاثر کرتی ہے۔ مثلاً اگر سائبیریا میں قبل از وقت برف پڑ جائے تو پنچھی اگست میں ہی سفر اختیار کر لیتے ہیں اور اگر دوسری جانب ایشیا میں موسم خوش گوار ہے تو ان کی واپسی کا سلسلہ اپریل تک طول کھینچ لیتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق ہجرت کا یہ سفر سائبیریا سے پاکستان تک کوئی ساڑھے چار ہزار کلومیٹر تک طویل ہوتا ہے۔ یہ پیچیدہ اور تھکا دینے والا سفر بڑا ہی اعصاب شکن اور مشکلات سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس دوران سب سے کم زور، بیمار اور پست ہمت پرندے راستے کی سختیاں برداشت نہیں کر پاتے اور اجل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ صرف تندرست وتوانا اور باہمت پرندے ہی منزل تک پہنچ پاتے ہیں۔

پرندوں کا یہ طویل سفر آج بھی ماہرین طیور کیلئے حیرت کا باعث ہے کہ کس طرح یہ پرندے ہزاروں کلومیٹر کی مسافت پوری صحت کے ساتھ کر کے منزل پر پہنچتے ہیں۔ شاید ان کا فطری نظام کسی جغرافیائی علم کا محتاج نہیں ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ یہ پرندے اپنی لمبی اڑانوں کے دوران دن کے وقت سورج سے اور رات کو ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ پھر راستے میں موجود سمندر، پہاڑ، دریا، ندی نالے بھی ان کی معاونت کرتے ہیں۔

یہ پرندے فضا میں پرواز کرتے ہوئے جہازوں سے ہر صورت میں محفوظ رہتے ہیں۔ ان کی فطری جبلت انہیں نیچی پرواز پر مجبور رکھتی ہے۔ یہ پرندے پانچ سو سے لے کر دو ہزار میٹر کی اونچائی تک محو پرواز رہتے ہیں جو جہاز کی بلندی سے کافی نیچے ہے۔ صرف بار ہیڈ ہنس وہ واحد پرندہ ہے جو نو ہزار میٹر کی بلندی تک اڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں اس وقت 670 اقسام کے پرندے پائے جاتے ہیں جن میں سے بیشتر کا تعلق مقامی پرندوں میں ہوتا ہے۔ تاہم بے شمار پرندے موسم سرما میں یورپ اور وسطی ایشیائی راستوں سے معمول کی سالانہ نقل مکانی کے ذریعے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں اور چند ماہ گزار کر واپس لوٹ جاتے ہیں۔

یورپ سے مہاجرت اختیار کرنے والی چڑیاں بحیرۂ اسود اور بحیرۂ کیسپین کو عبور کر کے قراقرم کے راستے پاکستان میں داخل ہوتی ہیں۔ جب کہ مرغابیوں کی کئی اقسام و دیگر آبی پرندے بڑے بڑے ڈاروں کی صورت میں سائبیریا اور اطراف کی ریاستوں سے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ آبی پرندے نقل مکانی کے لئے جس راستے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ انڈس فلائی وے مائیگری روٹ نمبر 4 کے نام سے مشہور ہے۔ جب کہ اسے گرین روٹ بھی کہا جاتا ہے۔

نقل مکانی کرنے والے پرندے سات مختلف راستوں کے ذریعے دنیا کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک ناقابل برداشت سرد موسم، خوراک کی کمی اور دوسرے نامساعد حالات کے باعث موسمی ہجرت اختیار کرتے ہیں۔ پاکستان میں آنے والے پرندے گرین روٹ یا انڈس فلائی وے کے پرندے سائبیریا کے یخ بستہ برفانی میدانوں اور جھیلوں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہوئے پہلے مرحلے میں قازقستان کے مختلف آبی ذخائر اور جھیلوں پر پڑاؤ ڈالتے ہیں۔ تاہم یہاں مختصر قیام کے بعد یہ افغانستان کے راستے اگلے مرحلے میں ہندوکش اور قراقرم کے سلسلہ ہائے کوہ کے درمیان سے گزرتے ہوئے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں، جہاں دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہوئے پنجاب اور سندھ کے میدانی علاقوں میں پھیل جاتے ہیں۔ ان کی ایک محدود تعداد جنوب مغربی بھارت کے کچھ حصوں تک بھی جاتی ہے۔ اس فلائی وے پر چند دیگر اقسام کے پرندے مختصر تعداد میں براستہ ایران پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔

انڈس فلائی وے کی بڑی وجہ شہرت اس راستے پر پرندوں کی اقسام اور غیر معمولی تعداد ہے۔ ان میں عالمی طور پر خطرات سے دوچار سائبیرین کونج اور سفید سر بطخ سمیت کئی نایاب پرندے شامل ہیں۔ جب کہ دیگر پرندوں میں کونجیں، راج ہنس، حواصل، لق لق، چچہ، بزا، سرخاب، بیخ پا، پھاڑؤ، لال سر، نیل سر، چار دبطخ، پن ڈبی، جل مرغی، گدھ، باز اور تلور وغیرہ شامل ہیں۔ ان مہمان پرندوں کی ایک بڑی تعداد لگ بھگ ستر فی صد پاکستان میں انڈس اور اس کے اطراف دور تک پھیلی ہوئی جھیلوں، جوہڑوں، ندی نالوں، ڈیموں اور دریائے سندھ کے دہانے یعنی ڈیلٹائی علاقے کو اپنی پناہ گاہ اور خوراک کے مراکز کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے اصولی طور پر ان کے تحفظ اور بقا کی اخلاقی ذمے داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔

ہجرت کے اس راستے میں جو بڑے آبی مقامات پرندوں کے عارضی مسکن کے طور پر اہمیت کے حامل ہیں، ان میں قابل ذکر سائبیریا میں لیک ڈسٹرکٹ کی چھوٹی چھوٹی جھیلوں کا نظام، قازقستان میں ارک ترگے جھیل، شمالی علاقہ جات میں بورٹ جھیل، صوبہ سرحد میں تاندہ جھیل، پنجاب میں چشمہ اور تونسہ بیراج، کھرل جھیل، اچالی کمپلیکس، بلوچستان میں زنگی ناوڑ، سندھ میں گڈو بیراج، ڈرگ جھیل، لنگھ، سرانو، حمل کا چھڑی، منچھر کینجر، ہالیجی، ہیڈ یرو، نرڑی جھیلیں، انڈس ڈیلٹا سے ملحقہ جھیلیں اور بھارت کے صوبے راجستھان میں واقع بھرت پور کی جھیل ہیں۔

پاکستان کا آبی گزرگاہوں اور ان سے وابستہ آبی حیات کے حوالے سے ایشیا بھر میں ایک خاص مقام ہے۔ پاکستان عالمی اہمیت کا حامل متعدد آب گاہوں (Wetlands) کے حوالے سے ''رامسر کنونشن'' کا اہم اور سرگرم رکن ہے۔ جس کے تحت آب گاہوں اور ان سے ملحقہ حیات کے تحفظ کا قانونی طور پر ذمے دار ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان بون کنونشن برائے تحفظ مائیگریٹری اینیمل اینڈ برڈز اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے کئی معاہدوں میں شامل ہے۔

ہالیجی جھیل بھی ایک طویل عرصے سے گرم پانی اور تازہ خوراک میں نقل مکانی کرنے والے پرندوں کا مسکن ہے۔ سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس مجریہ 1959ء کے آرٹیکل 15 کی شق 1 کے تحت پہلی مرتبہ اسے محفوظ گیم سینکچری کا درجہ ملا، جس کے تحت جھیل کے لئے مختص رقبے اور اطراف کی اراضی پر رہائش، زراعت اور پرندوں کے پکڑنے اور شکار پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ 1973ء میں مہمان پرندوں کے سبب عالمی آب گاہوں کی فہرست رامسر سائٹ میں شامل کی گئی۔ اور یوں ہالیجی جھیل کو عالمی محفوظ آب گاہ قرار دیا گیا۔

محفوظ آب گاہ کا درجہ ملنے کے بعد ہالیجی جھیل نے عالمی اداروں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کرائی اور بڑی تعداد میں عالمی شخصیات یہاں کا دورہ کرنے لگیں۔

جھیل پر انواع واقسام کے پرندوں کی موجودگی کے باعث ہی اسے ورلڈ وائلڈ فنڈ آف نیچر کے سابق صدر اور ملکہ برطانیہ ایلزبتھ کے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا نے اسے طائر بینوں کی جنت A Paradise of Bird Watcher قرار دیا تھا۔

ہالیجی جھیل پر پرندوں کی سالانہ آمد 123,000 ریکارڈ کی گئی۔ آنے والے پرندے 223 اقسام پر مشتمل ہوتے ہیں۔

یہاں صورت حال اگرچہ اتنی دگرگوں نہیں ہے مگر دوسری وجوہات پرندوں کے لئے مسائل پیدا کرتی ہیں۔ کبھی جھیل میں پانی کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے۔ کبھی اس جھیل میں مچھلی کی مقدار بہت گھٹ جاتی ہے۔ جس کے باعث پرندوں کو خوراک کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔

پاکستان کی تمام آب گاہوں پر صورت حال یکساں ہے۔ غیر قانونی شکار کے علاوہ آلودگی اور مچھلیوں کی تعداد میں کمی بھی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ پچھلے سال افغانستان پر امریکا کے حملے نے بھی پرندوں کے اس سفر کو بہت متاثر کیا۔ ذرائع کے مطابق پچھلے سال آب گاہوں پر پہنچنے والے پرندوں کی بہت کم تعداد آ سکی تھی۔

پاکستان میں قیام کے دوران اگرچہ ان پرندوں کی ایک خاص تعداد ہر سال قانونی اور غیر قانونی طور پر شکار کر لی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود کسی پرندے کے نوع کو کوئی فوری خطرہ لاحق نہیں ہے۔ تاہم مستقبل کے بہتر انتظام کے لئے موجودہ حالات سنجیدگی کے ساتھ توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔

پرندوں کی ہجرت کو تحفظ فراہم کرنے اور اس سے متعلق مزید معلومات کے لئے 70ء کے عشرے میں انڈس فلائی وے کمیٹی عمل میں آئی۔ تاکہ اس قدرتی اثاثے کو نہ صرف بچایا جا سکے بلکہ اس کے فروغ کے لئے ضروری عملی اقدامات بھی کئے جائیں۔ ابتداء میں سندھ کے محکمہ جنگلی حیات نے مختلف اداروں کے تعاون سے اپنا سرگرم اور کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے 1986ء سے 1990ء تک ہالیجی جھیل پر ایک ''رنگنگ اسٹیشن برڈ Ringing Station Bird'' کے زیر انتظام موسم سرما میں آنے والی ہزاروں مرغابیوں کے پیروں میں چھلے پہنائے گئے تاکہ انڈس فلائی وے پر ان کے مخصوص ٹھکانوں اور پیش آمدہ خطرات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ سلسلہ زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قدرت کے اس انمول اثاثے کو بچانے اور خطرات کی کمی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ تاکہ ہمارے یہ مہمان سازگار ماحول میں اپنی مخصوص مدت گزار کر خیروعافیت سے اپنے وطن روانہ ہو جائیں، اگلے سال پھر آنے کے لئے۔

(جنگ سنڈے میگزین 22 دسمبر 2002ء)

حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب کے بھائی چوہدری احمد شکراللہ خان صاحب نے جب 1939ء کے قریب اپنا مکان تعمیر کروایا تو یہ اعلان کیا کہ جب بھی کوئی ہمارا پڑوسی اپنا مکان تعمیر کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ ہم سے پوچھے بغیر ہماری دیوار پر چھت یا شہتیر وغیرہ رکھ سکتا ہے۔ چوہدری صاحب کا یہ نمونہ حق ہمسائیگی کی عمدہ مثال ہے۔

(نگینے لوگ ص 251)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احمد ثاقب صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ دارالعلوم غربی ثناء تحریر کرتے ہیں کہ میری دوسری والدہ مکرمہ سلطانہ عزیز صاحبہ زوجہ حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے میرے والد محترم حضرت حکیم صاحب کی بہت خدمت کی خاص طور پر آخری عمر میں جب وہ نابینا ہو گئے تھے تو والد صاحب کو بیت المبارک لے جاتی تھیں۔ بہت دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کی حقیقی اولاد نہ تھی اور خاکسار کے پاس رہائش پذیر تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بچی شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق سیٹلمنٹ کمشنر قائداعظم ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی نعمانہ ملک صاحبہ نے امریکہ سے فارمیسی فائنل کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اس کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار ایک سال سے بعارضہ قلب بیمار ہے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم منور احمد قاسم صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی عائشہ باسط صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط مبشر صاحب ہالینڈ کا پتہ کا کامیاب آپریشن مورخہ 21 جنوری کو ہالینڈ میں ہو گیا ہے۔ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار عبدالمجید صاحب مرحوم آف حسن ٹاؤن ملتان روڈ۔ لاہور کافی عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر وغیرہ بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ناصر اقبال خان صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے 19 جنوری 2003ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "غرا ضہ ناصر" عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی منعم کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد صادق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ تحت ہزارہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز سیکشن میں درجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے مرد و خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواستیں فوری طور پر صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

1- میتھ M.Sc/B.Sc(Double Math) کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔
2- فزکس M.Sc/B.Sc کم از کم سیکنڈ ڈویژن
3- کیمسٹری M.Sc/B.Sc کم از کم سیکنڈ ڈویژن
4- بیالوجی M.Sc/B.Sc کم از کم سیکنڈ ڈویژن
5- جغرافیہ M.Sc/B.Sc کم از کم سیکنڈ ڈویژن
6- انگلش M.A کم از کم سیکنڈ ڈویژن

درخواست کے ساتھ درج ذیل دستاویزات بھی لف کریں میٹرک، انٹر، بی اے / بی ایس سی، ماسٹر ڈگری کی مصدقہ نقول اور تدریسی تجربہ کا سرٹیفیکیٹ (اگر رکھتے ہوں تو)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

سننے کے واسطے ٹھہر گیا۔ اور آپ کی ان تمام باتوں کو سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بیجا دشمنی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ بیشک سچے ہیں۔ اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں۔ میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔

(ذکر حبیب ص 14)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 27 جنوری 2002ء

12.15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز کارنر
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-50 a.m مشاعرہ
3-35 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
3-55 a.m لجنہ ملاقات
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m بچوں کے پروگرام
6-15 a.m مجلس سوال و جواب
7-20 a.m کوئز
8-20 a.m اردو کلاس
9-30 a.m چائنیز سروس
10-10 a.m فرانسیسی سروس
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-55 p.m گفتگو
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-55 p.m خطبات امام
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m جرمن سروس
10-05 p.m فرانسیسی زبان میں چند پروگرام
11-05 p.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں

منگل 28 جنوری 2003ء

12.10 a.m عربی سروس
1-10 a.m کارٹون
1-25 a.m مجلس سوال و جواب
2-35 a.m کوئز
3-15 a.m فرانسیسی سروس
4-25 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m تربیتی پروگرام
6-30 a.m علمی خطابات
7-30 a.m طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m انٹرویو
9-10 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m بنگلہ ملاقات
11-00 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-15 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m کبڈی
1-25 p.m سفر ہم نے کیا
1-45 p.m درس القرآن
3-25 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m طب و صحت کی باتیں
5-00 p.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں، درس ملفوظات
5-50 p.m مجلس سوال و جواب
7-05 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m جرمن ملاقات 26-1-2003
9-05 p.m فرانسیسی سروس
9-35 p.m فرانسیسی زبان میں مزید پروگرام
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ 29 جنوری 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
1-45 a.m علمی خطابات
2-40 a.m انٹرویو
3-35 a.m خطبہ جمعہ 19-1-1990
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-35 a.m مجلس سوال و جواب
7-35 a.m ہماری کائنات
8-15 a.m اردو کلاس
9-25 a.m سفر ہم نے کیا
10-00 a.m خطبہ جمعہ 19-1-1990
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب

باقی صفحہ 8

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
موٹاپے کا بہترین علاج
سفوف مہزل، سفوف جگر خاص، شربت بزوری معتدل
جسم اور پیٹ کی فالتو چربی آہستہ آہستہ تحلیل کرتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	25 جنوری	زوال آفتاب	12-21 :
جمعہ	25 جنوری	غروب آفتاب	5-38 :
ہفتہ	26 جنوری	طلوع فجر	5-39 :
ہفتہ	26 جنوری	طلوع آفتاب	7:04 :

پاکستان نے بھی 4 بھارتی سفارتکار نکال دیئے

پاکستان نے بھارت کے چار سفارتکاروں کو ان کے فرائض کے منافی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بنا پر ناپسندیدہ شخصیات قرار دیتے ہوئے 48 گھنٹوں میں ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے پاکستان میں بھارت کے ناظم الامور کو دفتر خارجہ طلب کر کے ان سفارتکاروں کی سرگرمیوں کے بارے میں پاکستان کے احتجاج سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ مذکورہ چاروں افراد فوری طور پر پاکستان سے نکل جائیں- دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا کہ نکالے جانے والے چاروں افراد ایسی سرگرمیوں میں ملوث تھے جو سفارتی آداب کے منافی ہیں- یہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارت نے بھی پاکستانی ہائی کمیشن میں کام کرنے والے چار اہلکاروں کو بھارت سے نکل جانے کا حکم دیا تھا- بھارت نے سفارتکاروں کے نکالے جانے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے جوابی کارروائی قرار دیا ہے- اور چاروں اہلکاروں پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ بالکل غلط ہیں-

پاکستان دہشت گردی کا پلیٹ فارم نہ بنے

پاکستان میں امریکی سفیر نینسی پاول نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں مبینہ باغیوں کی دراندازی کو روکنے کے اپنے وعدوں پر عملدرآمد کرے جہاں (بقول ان کے) گزشتہ 14 سال سے جاری تحریک کے باعث کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں- امریکی سفیر نے خلاف معمول یہ ریمارکس اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں دیئے- انہوں نے کہا حکومت پاکستان کنٹرول لائن کے پار دراندازی روکنے کے وعدے پر عملدرآمد کو یقینی بنائے اور پاکستان کو دہشت گردی کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال نہ ہونے دیا جائے- وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی تحریک آزادی کی تحریک ہے اس کا دراندازی سے کوئی تعلق نہیں- بدلتے ہوئے عالمی حالات میں بھارت کو ساتھ لے کر چلنے کیلئے امریکی سفارتکار بھارتی حمایت میں بیانات دے رہے ہیں- پاکستان کی کشمیر میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی-

امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم بنانا چاہتا ہے

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم بنانا چاہتا ہے- جبکہ میں آئندہ ہفتے پاکستانی وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقات کا بے چینی سے منتظر ہوں- پاکستانی وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری 29 جنوری کو وزیر خارجہ کولن پاول سے ملاقات کریں گے- نیویارک میں سی این این کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے وزیر خارجہ قصوری نے کہا کہ پاکستان نے شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام میں کسی طرح کا کوئی تعاون نہیں کیا- اس سلسلے میں شائع ہونے والی تمام خبریں بے بنیاد ہیں- بھارت کی طرف سے پاکستانی سفارتکاروں کو نکالنے کا اقدام خطے میں حالات کو خراب کرنے کی کوشش ہے-

صدام سے کوئی ہمدردی نہیں

پاکستان کے وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے عراقی صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی امریکی پالیسی کی بالواسطہ حمایت کا اشارہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو صدام حسین سے کوئی ہمدردی نہیں کیونکہ وہ مسئلہ کشمیر پر بھارت کی پشت پناہی کرتے ہیں-

کسی سے ناانصافی نہیں ہوگی

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت کسی امتیاز کے بغیر ملک کے پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی کام شروع کرے گی- وہ جمالی قبیلہ کے سردار یار محمد جمالی کی سربراہی میں آنے والے وفد سے بات چیت کر رہے تھے- وزیراعظم نے کہا کہ تمام ملک ان کا حلقہ ہے اور ملک کے تمام پسماندہ علاقے جو کسی بھی صوبے میں کیوں نہ ہوں ان کی ترقی کیلئے مساوی اقدامات کئے جائیں گے- کسی سے ناانصافی نہیں ہوگی- عوام ترقی کیلئے حکومت سے تعاون کریں-

قومی کرکٹ ٹیم ورلڈ کپ 2003ء کیلئے روانہ

پاکستان کرکٹ بورڈ نے قذافی سٹیڈیم میں ایک رنگا رنگ تقریب کے بعد قومی کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ 2003ء میں شرکت کیلئے جنوبی افریقہ روانہ کر دیا- تقریب کے مہمان خصوصی گورنر پنجاب تھے- پندرہ ہزار سے زائد تماشائی قومی ٹیم کو دیکھتے ہی بے قابو ہو کر گراؤنڈ میں آ گئے- پولیس نے لاٹھی چارج کیا- تاہم اس کے باوجود تقریب جاری رہی-

پی آئی اے کا ریکارڈ منافع

پی آئی اے فلیٹ (Fleet) میں بوئنگ 777 2003ء تک شامل ہو جائے گا- جبکہ جون 2003ء تک نو کر طیارے گراؤنڈ کر دیئے جائیں گے- یوں اس سال کے آخر تک 23 سال پرانے فلیٹ کی جگہ نیا فلیٹ سروس کیلئے دستیاب ہوگا- ان خیالات کا اظہار پی آئی اے کے مینجنگ ڈائریکٹر چوہدری احمد سعید نے ایک تقریب میں کیا- انہوں نے کہا کہ کٹھن حالات میں بھرپور محنت کر کے ہم نے ریکارڈ منافع کمایا ہے اور آئندہ سال کیلئے ہمارا ہدف 3.5 بلین روپے ہے- جو ہم حاصل کریں گے- ہم اس سال ایمپلائز کی تنخواہوں میں اضافے کر رہے ہیں جس کا اعلان جون میں کیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ پی آئی اے کے بیڑے میں نئے طیاروں سے ہمارے کلائنٹس کی تعداد میں اضافہ ہوگا- اور سروس کا معیار بھی بہتر ہوگا- پی آئی اے میں آٹھ بوئنگ 2006ء تک فضائی بیڑے میں شامل کئے جائیں گے-

رجسٹریشن کا قانون

نیویارک میں پاکستانی وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے سی این این سے بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں پاکستان کی رجسٹریشن کے بارے میں کچھ تو رعایت ہونی چاہئے-

صدر مشرف خود آ کر صدر بش سے بات کریں

امریکہ میں مقیم پاکستانیوں نے وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری کی موجودگی میں مطالبہ کیا ہے کہ صدر جنرل مشرف خود امریکہ آ کر رجسٹریشن کے مسئلے پر صدر بش سے بات کر کے انہیں قائل کریں- پاکستانی وزیر خارجہ نے نیویارک میں پاکستانی کمیونٹی کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں پاکستانیوں کے جذبات صدر جنرل مشرف کو پہنچا دوں گا کہ وہ خود امریکہ آ کر صدر بش سے ملاقات کریں- انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں سے زیادتی پر خاموش نہیں بیٹھوں گا- ہم سہولتیں دلائیں گے-

مسئلہ رجسٹریشن ختم ہونے کی توقع نہیں

وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا کہ اگرچہ امریکہ میں پاکستانیوں کی رجسٹریشن کا مسئلہ مکمل طور پر ختم ہونے کی زیادہ توقع نہیں لیکن پاکستانیوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دلانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی- حکومت پاکستان کو امریکہ میں مقیم اپنے شہریوں کے مسائل کا مکمل ادراک ہے اور انہیں مدد فراہم کرنے کیلئے سیاسی وانتظامی حوالے سے اقدامات اٹھائے جائیں گے-

بھارت کیلئے بھی رجسٹریشن لازمی

امریکہ نے غیر ملکی باشندوں کی رجسٹریشن کے عمل میں مزید توسیع کا فیصلہ کیا اور اس سلسلہ میں بھارت سمیت مزید کئی ممالک کو نئی لسٹ میں شامل کر لیا گیا- بھارتی باشندوں کا اندراج مئی میں ہوگا-

بقیہ صفحہ 7

12-40 p.m سواحیلی سروس
1-35 p.m ہماری کائنات
2-00 p.m مجلس سوال وجواب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-55 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ 19-1-1990
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m مجلس سوال وجواب

جمعرات 30 جنوری 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m تعارف
1-35 a.m خطبہ جمعہ 19-1-1990
2-40 a.m گلدستہ
3-15 a.m ہماری کائنات
4-45 a.m مجلس سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m مجلس سوال وجواب
7-05 a.m ہماری کائنات
7-35 a.m سنگ میل
8-00 a.m چلڈرنز پروگرام
8-30 a.m کینیڈین پروگرام
9-35 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-05 a.m ترجمۃ القرآن
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سندھی سروس
1-25 p.m درس حدیث
1-45 p.m مجلس سوال وجواب
2-50 p.m سنگ میل
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
4-50 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-45 p.m جرمن ملاقات
7-05 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

کپڑے کی نئی دکان
Fix Price
ایک دام
اقصیٰ فیبرکس
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ- پروپرائٹر محمد احمد طاہر کاہلوں

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں-
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29